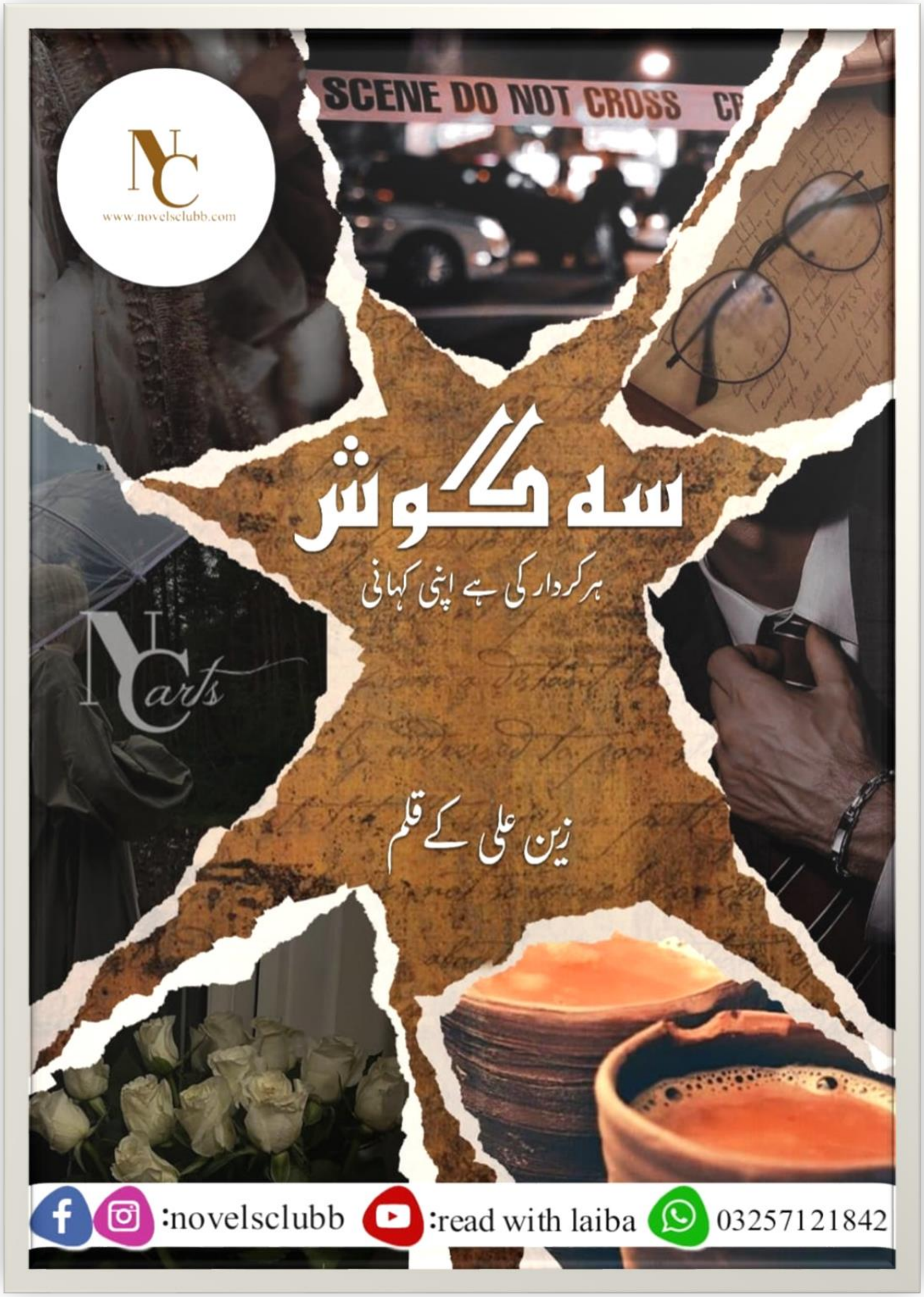
www.novelsclubb.com
SCENE DO NOT CROSS
سہ گوش
ہر کردار کی ہے اپنی کہانی
زین علی کے قلم
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سہ گوش

از قلم

زین علی

www.novelsclubb.com

سہ گوش

از قلم زین علی

آخری قسط حصہ اول

”زیب مجھے ایک ضروری کام کرنے جانا ہے۔ تم آج کی تمام میٹنگز کینسل کردو اور مجھے کسی بھی چیز کے لئے کال مت کرنا۔“جہان،زیب کی میز کے قریب سے گزرتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

زیب مسکرایا۔”اپنے بھائی سے ملنے جارہے ہیں۔مجھے جیسے پتا نہیں۔“وہ بڑبڑایا۔

جہان لفٹ میں سوار ہو کر نیچے چلا آیا۔اس نے پارکنگ لاٹ سے اپنی کار نکالی۔اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔اسکے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا۔

اسکا رخ ہسپتال کی طرف تھا جہاں زمان علی ایڈمٹ تھا اور جہاں ہو سکتا ہے اسکی ملاقات اپنے بڑے بھائی سے بھی ہو جائے جسے وہ سالوں سے نہیں ملا۔

وہ غصہ کرے گا یا مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دے گا۔ وہ مختلف سوچوں میں گم تھا۔ وہ ڈر رہا تھا۔ کیا وہ مجھے معاف کر دے گا۔

موسم خوشگوار تھا اور کہیں کسی دوسرے شہر سے بادل اس شہر کے آسمان پر پھیل رہے تھے۔ بارش برسانے والے سیاہ گرجتے بادل۔

شاید بارش ہونے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

طوفانی بارش۔

جہان کو یاد آیا کس طرح اس نے ایک چھوٹا سا خط لکھ کر حویلی کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ پتا نہیں اسکے دماغ میں تب کیا چل رہا تھا، یا وہ کیا سوچ کر گھر سے

نکلا تھا لیکن اس نے کبھی مڑ کر نہیں دیکھا۔ وہ گھر والوں کو یاد تو کرتا تھا لیکن اس نے دور رہنا ہی مناسب سمجھا۔

جہان کو جب پتا چلا کہ چاندنی کسی کو پسند کرتی ہے مگر اسکا رشتہ کہیں اور طے کیا جا رہا ہے، جس کی وجہ وہ گھر سے بھاگ گئی تو اسکا بھی دل ٹوٹ گیا۔ چاندنی اسکی صرف بہن ہی نہیں بلکہ اچھی دوست بھی تھی۔ وہ چاندنی سے، ابا میاں اور بھائی سب سے ناراض تھا۔ وہ ان سب دور ہو جانا چاہتا تھا۔ وہ سارے رشتے ختم کر دینا چاہتا تھا تاکہ اپنی زندگی اپنے حساب سے جی سکے۔

www.novelsclubb.com

چاندنی اور جہان کے گھر چھوڑ دینے کے دو ماہ بعد ابا میاں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ جہان ابا میاں کے جنازے پر گیا تھا مگر اپنے بھائی کو ملا نہ اس نے چاندنی کا کسی سے پوچھا۔ وہ چپ چاپ اپنے باپ کو آخری کندھا دے کر ہمیشہ کے لئے شہر میں بس گیا تھا۔

وہ شہر آیا تو مصور بننے کے لئے تھا مگر اسے ایک کمپنی میں جاب مل گئی جو لوگوں کا کریمنل ریکارڈ صاف کرنے کا کام کرتی تھی۔ چار سال کام کرنے کے بعد جہان نے اپنی چھوٹی سے ٹیم بنا لی اور پھر سب اچھے برے کام کئے اور اب اکیس برس بعد وہ اس شہر کا ایک جانا مانا بزنس مین تھا اور اسی بزنس کے ساتھ وہ پرائیویٹ جاسوسی کا کام بھی کرتا تھا جسے صرف وی آئی پیز جانتے تھے۔ اس کمپنی میں وہ مختلف اقسام کی سروسز آفر کرتا تھا جس کے لئے امیر زادے بھاری رقوم دیا کرتے تھے۔

وہ اس شہر کے ہر شخص کو جانتا تھا۔ اس ملک کے ہر بڑے آدمی سے وہ واقف تھا مگر اس نے مڑ کر پھر کبھی چاندنی یا اپنے بھائی کی کوئی خبر نہ رکھی۔

لیکن آج وہ دوبارہ اپنی پرانی زندگی میں جانا چاہتا لیکن یہ ڈر بھی تھا کہ کہیں اسکے اپنے اسے ٹھکرا نہ دیں۔

www.novelsclubb.com

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ گاڑی چلا رہا تھا۔

ایک ایک لمحہ اسے اپنے خون کے قریب لے کر جا رہا تھا۔

—☆☆☆—

"ملک صاحب ہم نے آپ کی خدمت کے لئے ہی تو اس کمپنی کو کھول رکھا ہے ورنہ میرا اکڑوروں کا بزنس ہے۔ مجھے یہ سب کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔"

جہان ہاتھ میں جام پکڑے صوفے پر بیٹھا تھا۔ کسی بادشاہ کی طرح، ایک ٹانگ پر دوسری رکھے۔

www.novelsclubb.com

ہر طرف لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ہلکی ہلکی سی میوزک کی آواز بھی ماحول کا حصہ بن رہی تھی۔

"ہاں یہ تو ہے۔۔۔اچھا میرا کام ہوا کیا۔" ملک ایک بوڑھا آدمی تھا جو کہ جہان کے سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔اسکے ہاتھ میں سگریٹ تھا اور سامنے کانچ کی میز پر جام رکھا ہوا تھا۔

سگریٹ کا دھواں اڑ رہا تھا۔

یہ ایک برتھ ڈے پارٹی تھی۔ملک کی بڑی بیٹی کی۔اسکی دوسری بیوی کی پہلی اور اکلوتی اولاد کی پارٹی۔

"بابا آئیں نا ہم کیک کاٹنے والے ہیں۔" ایک لڑکی ملک صاحب کے پاس آ کر خوشگوار لہجے میں بولی۔وہ میک کی تہہ میں اپنی اصلی شکل کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ اتنی خوبصورت نہیں ہے جتنا وہ دکھانے کی کوشش کر رہی ہے۔

"آؤ جہان۔" ملک صاحب بولے۔

جہان نے اکتائے ہوئے انداز میں ملک کو دیکھا اور سستی سے اٹھ کر انکے پیچھے چلا آیا۔

اسے کیا کیا کرنا پڑ رہا تھا۔ ایک برتھ ڈے پارٹی میں آنا اسے ذرا بھی اچھا نہیں لگا تھا لیکن تعلقات کو اچھا بنائے رکھنے کے لئے اسے یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑا تھا۔

جہان ہاتھ میں کانچ کا پتلا سا گلاس پکڑے کھڑا ہوا اور ملک کے پیچھے چل ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

یک دم جہان سے کوئی ٹکرایا مگر وہ اپنی جگہ سے ذرا نہ ہلا۔ وہ مظبوطی سے کھڑا تھا۔ ٹکرانے والا شاید زمین پر گر چکا تھا۔

اس نے مڑ کر دیکھا۔ ایک لڑکی فرش پر گری ہوئی تھی۔ نازک لیکن بد تمیز دکھائی دینے والی لڑکی۔

جہان نے اسکی طرف ہاتھ اپنا ہاتھ بڑھایا تا کہ وہ سہارا لے کر اٹھ کھڑی ہو سکے۔

"دھیان سے چلیں محترمہ۔"

لڑکی نے اسکا ہاتھ نظر انداز کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اندھے ہیں آپ۔ دیکھ کر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ میرے راستے میں کھڑے ہیں آپ۔" لڑکی اسکے سامنے کھڑی ہوئی۔

لڑکی کے چہرے پر دکھائی دینے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ ایک بگڑی ہوئی امیر زادی ہے جو خود کو اس دنیا کی راجکماری سمجھتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہا۔۔۔ میں کھڑا ہوں تمہارے راستے میں۔" جہان نے غصے میں لڑکی کی کلائی پکڑی۔

"چھوڑیں مجھے۔" لڑکی چیخی۔ "آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرب مرید کو ہاتھ لگانے کی۔"

فضا میں تھپڑ کی آواز گونجی مگر جلد ہی میوزک کی آواز میں دب گئی۔

میرب نے جہان کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارا تھا۔ میرب نے ایسے شخص کے منہ پر تھپڑ مارا تھا جو کسی کو بھی منٹوں میں تباہ کر سکتا تھا۔

کچھ مہمان ان دونوں کو دیکھنے لگے۔ کچھ سرگوشیاں کرنے لگے اور کچھ کی دبی دبی سے ہنسی کی آواز پیپی بر تھڈے والے گانے کی ملی جلی آوازوں میں دم توڑ گئیں۔

جہان نے اسکا ہاتھ جھٹکا اور ہال سے باہر نکل آیا۔

"تم سے وقت آنے پر بدلہ لوں گا میرب مرید۔" جہان دبے سے غصے میں بولا اور پارکنگ لاٹ کی طرف بڑھ گیا۔

اسے اس بد تمیز لڑکی پر غصہ آرہا تھا۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ جب اونٹ پہاڑ کے نیچے آئے گا وہ اسے کچھل دے گا۔ چاہے اسے پھر کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے وہ کرے گا۔

—☆☆☆—

ہسپتال میں داخل ہوتے ہی اسے دوائیوں اور بیماریوں کی مہک محسوس ہوئی تھی۔ وہ چلتا ہوا اس کمرے کے دروازے کے باہر پہنچ چکا تھا جہاں زمان علی تھا۔ اسکے ماتھے پر پسینہ چمک رہا تھا۔ اسکا دل گھبرا رہا تھا۔ وہ اسی کشمکش میں تھا کہ اندر جائے یا نہ جائے۔ اس نے کئی منٹ باہر کھڑے ہو کر سوچا تھا کہ اندر جانا چاہیے یا نہیں۔

آخر اس نے اپنا دل مظبوط کیا اور اندر جانے کا فیصلہ کیا۔

وہ اندر داخل ہوا تو وقت جیسے رک گیا۔ ایک لمحہ تھا اسے سالوں پہلے حویلی سے یوں نکل کر شہر آجانا یاد آیا۔ وقت جیسے رک کر چلا تھا۔

سلطان اسے دیکھ کر حیرت سے کھڑے ہو گئے۔

"جہان چاچو کیا یہ آپ ہیں۔" علی حیرت سے بولا۔

وہ جہان کی پرانی تصویریں دیکھ چکا تھا اس لئے وہ فوراً پہچان گیا تھا۔

سلطان آگے بڑھے اور جہان کا بازو کھینچ کر اسے گلے سے لگایا اور کئی منٹ اسے زور سے خود سے لگائے رکھا۔

www.novelsclubb.com

جہان نے بھی بھائی کے لمس کو محسوس کیا۔ اتنے سالوں بعد کسی اپنے کی مہک اسے محسوس ہوئی تھی۔

سلطان پیچھے ہوئے تو بولے۔ ”اتنے سالوں میں ایک بار بھی ہمارا خیال نہیں آیا۔“سلطان کے لہجے میں شکوہ تھا۔ ”ابامیاں کے جنازے پر تو آجاتے۔“

انہوں نے جہان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ صوفے پر بٹھایا۔ ”بولو۔۔۔“ انکے لہجے میں نرمی تھی۔

وہ غصہ کر کے یا ناراض رہ کر مزید کچھ برباد نہیں کر سکتے تھے۔

”بھولا نہیں آپ کو، صرف یاد نہیں کرتا تھا۔“جہان بولا۔ ”میں آیا تھا ابامیاں کے جنازے پر۔ صرف آپ کو ملنے نہیں آسکا۔“جہان کے لہجے میں گلٹ تھا۔

”چاچو آپ اتنے برس کہاں تھے۔ کبھی ہم سے ملنے نہیں آئے۔“علی کے لہجے میں تجسّس بھی تھا اور اپنے چچا کو دیکھ کر خوشی بھی ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں گمراہ ہو گیا تھا۔" جہان اداسی سے بولا۔ "واپس آنے میں دیر ہو گئی مگر دیکھو بھائی میں آتو گیا۔ چاندنی واپس آئی۔ کہاں ہے وہ۔" جہان نے بھائی کی طرف رخ کیا۔

کچھ لمحے یوں ہی گزر گئے۔

"بھائی۔۔۔"

"وہ۔۔۔ تمہیں۔۔۔" سلطان بولے۔ "کیا تمہیں نہیں پتا۔۔۔"

"کیا نہیں پتا مجھے۔" جہان کو کچھ سمجھ نہ آیا۔

"چاندنی اور اسکا شوہر ایک حادثے میں چل بسے۔" جہان کو یہ بات سنتے ہی اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ مر نہیں سکتی۔۔۔" جہان جو ایک مظبوط مرد تھا اپنے بھائی کے سامنے بچے کی طرح بول رہا تھا۔"وہ مجھے ملے بنا نہیں مر سکتی۔۔۔" جہان بھائی کے سینے لگ کر بچوں کی طرح رونے لگا۔

علی کے آنسو بھی بہنے لگے۔

اسکی اکلوتی پھوپھی اللہ کو پیاری ہو چکی تھی۔ نئی حویلی میں جہان کا تو ذکر ہو جاتا تھا مگر چاندنی کا ذکر تو شاید ہی کبھی بھول چوک میں ہی ہوا ہو گا۔

"حوصلہ کرو جہان۔ وہ اب اچھی جگہ ہے۔" سلطان نے اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا۔

جہان نے سر اٹھا کر سلطان کو دیکھا۔ دونوں غمگین تھے۔ دونوں نے اپنی لاڈلی بہن کو کھویا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں، جس نے اتنے سال ہر شخص کی خبر رکھی وہ اپنی بہن کا حال نہ جان سکا۔"

جہان ناک صاف کرتا ہوا سیدھا ہوا۔ "کیسا بھائی ہوں میں۔۔۔"

"تمہاری غلطی نہیں ہے اس میں۔ وہ بھی کبھی واپس نہیں آئی۔" سلطان بولے۔ "اسکی زندگی اللہ نے لکھی ہیں اتنی تھی۔"

"کیسے گزرے وہ۔" جہان نے سیدھے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"کار حادثہ ہوا تھا۔ وہ دونوں چل بسے۔ کچھ سال پہلے کی بات ہے۔" سلطان نے بتایا۔ "میں بھی اسے آخری بار دیکھ نہیں سکا۔ مجھے میرے دوست نے بتایا تھا۔ میرا دوست اور چاندنی کا شوہر رشتے دار تھے۔"

"اور اسکی کوئی اولاد ہے۔" جہان نے آنکھ کا کنارہ صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ایک بیٹا ہے۔" سلطان بولے۔

"میرا کزن بھی ہے۔ میری عمر کا ہو گا۔ ہے نا بابا۔" علی خوش ہوتے ہوئے بولا۔

"بابا مجھے بھی ملنا ہے اس سے۔ کون ہے وہ۔۔۔ کیا نام ہے اسکا۔"

"مل لینا علی۔ تم ٹھیک ہو جاؤ پھر ہم چلیں گے اس سے ملنے۔" انہوں نے جہان کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا۔ "کیوں جہان چلو گے نا۔"

"ہاں بھائی۔" وہ پھیکا سا مسکرایا۔

اسے رہ رہ کر چاندنی یاد آرہی تھی۔ اس کا دل کٹ رہا تھا۔ جس کے گھر سے چلے جانے سے اس نے گھر چھوڑ دیا تھا وہ اب اس دنیا سے چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بابا اسکا نام کیا ہے۔۔۔ میرے کزن کا۔"

"کمیل۔۔۔ کمیل رضوان رحمت۔" سلطان بولے۔ "میں نے کئی بار سوچا کہ اسے ملوں لیکن پھر ہمت ہی نہ ہوئی کبھی۔"

"کیا۔۔۔کمیل۔۔۔وہ تو میرے دوست کا دوست ہے۔"علی پر جوش ہوا۔مجھے اسے کال کرنی چاہیے۔

سلطان اور جہان مسکرا دیے۔

"کاشف اور ساغر مجھ سے ملنے نہیں آئے۔"علی بڑبڑایا۔

اس نے اپنا موبائل پکڑا اور ساغر کو میسج کیا لیکن کچھ مفت تک جب اسکا کوئی جواب نہ آیا تو اس نے موبائل ایک طرف رکھا اور اپنے والد اور اپنے چاچو کو دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

یہ ایک خوبصورت لمحہ تھا۔

—☆☆☆—

”صلومی کیا تمہاری بات ہو گئی کمیل بھائی سے۔“صلومی بات کرنے کے بعد واپس نیچے آئی تو روبی اٹھ کھڑی ہوئی۔

”ہاں ہو گئی ہے۔“صلومی اب خوشگوار موڈ میں تھی۔اسکے چہرے پر اب تازگی تھی۔

”ہاں تو آنٹی کو بتاؤ اور چلو میرے ساتھ کھانا کھانے چلتے ہیں باہر کہیں۔“روبی اپنا ہینڈ بیگ پکڑتے ہوئے بولی۔”تم نے تو چائے بھی نہیں پوچھی۔چلو میں ہی کھانا کرواتی ہوں تمہیں آج اچھا سا۔“روبی ہنسی۔وہ صلومی کو یوں خوش دیکھ کر پُر سکون ہوئی تھی۔

”سوری۔۔۔میں پریشان تھی۔میں امی کو بتا کر آتی ہوں۔“صلومی اتنا کہہ کر امی کو بتانے چلی گئی۔

صلومی امی کو بتا کر واپس آئی تو روبی نکلنے کے لئے تیار کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلیں۔۔۔"

"ہاں مگر ہمارے ریسٹورنٹ چلیں گے۔"صلومی نے اپنا بیگ کندھے پر لٹکاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے۔۔۔ مطلب۔۔۔"روبی کو صلومی کی بات سمجھ نہ آئی۔

"کے ریسٹورنٹ کا مالک میرا شوہر ہے۔اس حساب سے ہمارا ہوا نا۔"صلومی مسکرائی۔اسکے لہجے میں فخر تھا، محبت اور عقیدت بھی۔

"واٹ! سچی۔"روبی کو اسکی بات پر یقین نہیں آیا۔"پھر تو کھانا فری ملے گا ہمیں۔"ساتھ ہی وہ ہنسی۔

"ہاں سچی مچی اب چلیں۔"وہ دونوں گھر سے باہر نکل آئیں۔

"تم تو بھئی بڑی چھپی رستم نکلی۔"روبی چہکی تھی۔

دونوں قہقہہ لگا کر ہنسی۔

روبی کی گاڑی گلی کے باہر پارک تھی۔ وہ دونوں ایک ساتھ سڑک کی طرف بڑھ گئیں۔

بارش گرجے لیکن ابھی تک بارش شروع نہیں ہوئی تھی۔

—☆☆☆—

شازیہ بیگم نئی حویلی واپس آگئی تھیں۔ کسی کو تو یہاں حویلی میں بھی رہنا تھا اور پھر علی بھی ایک دو دن تک گھر آجائے تو وہ تیاریوں کے لئے واپس گھر آگئیں۔

وہ جیسے ہی حویلی پہنچی تو ثمر اور ثمرہ بھاگے بھاگے ان کے پاس آئے۔

"ماما بھائی کدھر ہے۔" ثمرہ نے پوچھا تو ثمر بھی بولا۔ "ماما بتائیں نا بھائی زمان علی ٹھیک ہے۔ ہمیں ملنا ہے ان سے۔"

"ہاں وہ ٹھیک ہے۔ کچھ دنوں تک آجائے گا حویلی۔ تم لوگ پھر اس سے مل لینا۔" شازیہ بیگم نے انہیں پیار سے سمجھایا۔ "میں تم لوگوں کو بھی لے کر جاتی مگر شہر دور ہے ناتم لوگ تھک جاتے۔"

وہ کچھ دیر شازیہ بیگم کے پاس بیٹھ کر لان کی طرف بھاگ گئے۔

"بی بی جی پانی۔" موٹی سکینہ نے پانی کا گلاس شازیہ بیگم کی طرف بڑھایا جو انہوں نے تھام لیا۔

"آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔" وہ شازیہ بیگم کے سامنے زمین پر ہی بیٹھ گئی۔

"ابھی بہت تھکی ہوئی ہوں۔"

"آپ کا سونے کا ہار لایا تھا احسان۔" سکینہ تیزی بولی۔ "کہہ رہا تھا رانی نے دیا تھا اسکو۔"

www.novelsclubb.com

شازیہ بیگم حیران ہوئیں۔ جس ہار کا وہ سراغ لگانا چاہتی تھیں وہ خود ان کے پاس چلا آیا تھا۔ شکر ہے یہ ہار والا قصہ سلطان تک نہیں پہنچا۔ انہوں نے شکر کا کلمہ پڑھا۔

"میرے کمرے میں رکھ دینا تھا۔" شازیہ بیگم بولیں۔ انہوں نے اپنے لہجے کو بے فکر سا بنانے کی کوشش کی تھی۔

"وہ تو جی میں رکھ دیا تھا۔۔۔"

"تو جاؤ اپنا کام کرو۔" شازیہ بیگم نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔

"اس دن سے میرے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے ہیں۔ مجھے بتائیں نا آپ نے رانی کو ہار کیوں دیا تھا۔" تجسّس کی ماری بول کی پڑی۔

شازیہ بیگم نے افسوس سے سکینہ کو دیکھا۔ یہ نا سدھرے گی۔

www.novelsclubb.com

”تمہیں پتا ہے نا میں ایک دربار پر جاتی ہوں۔ وہاں ایک بابا جی آئے ہوئے تھے۔ اس ہار پر دعا کروانے کے لئے دیا تھا میں نے رانی کو۔“ شازیہ بیگم بولی۔

”میرے خاندان میں سب اس بابا جی کو بہت مانتے ہیں۔ اور کچھ یا جاؤں میں سکینہ میڈم۔“ جواب سنے بنا وہ اٹھیں اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

سکینہ خاموشی سے اٹھی اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔ اسکے چہرے پر پر سوچ تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

”بھلا کوئی زیور پر بھی دَم کرواتا ہے۔“ وہ بڑبڑاتے ہوئے شازیہ بیگم کے لئے چائے بنانے لگی۔ ”مجھے تو لگتا تھا پڑھے لکھے لوگ ایسی چیزوں پر یقین نہیں رکھتے۔ خیر سانوں کی۔“

”شکر یہ رانی نے یہ ہار فروخت نہیں کر دیا۔“ کمرے میں داخل ہوتی شازیہ بیگم نے سوچا تھا۔

—☆☆☆—

شیر جان اور فلک ایک گلی میں کھڑے تھے۔انہوں نے گاڑی پیچھے ہی چوک میں چھوڑ دی تھی۔

"فلک ہم آدھے گھنٹے سے یہاں کھڑے ہیں۔"شیر جان درخت سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔"اسکے گھر میں گھس کر اسے نکال لاتے ہیں۔"

"بس یہی بات تو مجھے پسند نہیں۔"فلک نے افسوس سے شیر جان کو دیکھا۔

"کونسی بات۔۔۔گھر میں گھسنا۔"شیر جان سیدھا ہوا۔

"نہیں!تمہاری یہ ہر کام گرمجوشی۔"وہ مسکرایا۔"وہ خود باہر آئے گا۔ذرا صبر کرو۔"

"ویسے گاؤں جا کر تم نے مجھے کال نہیں کی۔"شیر جان نے شکوہ کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہیں یہی وقت ملا یہ بات کرنے کے لئے۔ فوکس! ہم اس وقت مشن پر ہیں۔"

فلک بولا۔ "اس پر ہم بعد میں بات کریں گے۔"

"وہ دیکھو۔۔۔" شیر جان اونچی آواز میں چیخنے ہی والا تھا کہ فلک نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"آہستہ بولو ذرا۔ وہ اس گلی سے نکلے گا تو ہم اسے پکڑ لیں گے۔ تم اس دوسری گلی سے گھوم کر آگے کی طرف آؤ۔" فلک نے اسے سمجھایا۔ "تم اسے آگے سے پکڑ لینا اگر وہ بھاگنے کی کوشش کرنے لگا تو۔"

www.novelsclubb.com

فلک نے مینیجر کو جاتے ہوئے ایک نظر دیکھا۔ "اس بار نہیں بچے گا یہ۔"

شیر جان گلی کی طرف نکل گیا اور فلک دھیمی رفتار سے ٹارگٹ کا پیچھا کرنے لگا۔ یہ گلیاں بھول بھلیاں کی طرح تھیں۔

مینیجر آگے بڑھ رہا تھا۔

اچانک ہوا کچھ یوں کہ مینیجر گلی میں رک گیا۔شاید اس نے محسوس کر لیا تھا کہ کوئی اسکے پیچھے ہے۔اس نے مڑ کر دیکھا تو فلک اسے دکھائی دیا جو کہ وردی میں ملبوس تھا۔اس کے دماغ میں یقینا خطرے کی گھنٹی بجی ہو گی تبھی اسے نے دوڑنے کا فیصلہ کیا۔

اس نے یک دم دوڑ لگائی۔فلک بھی اسکے پیچھے لپکا۔

مینیجر زیادہ آگے نہیں پہنچا تھا کہ شیر جان کے چوڑے سینے سے ٹکرا کر زمین پر گرا۔اتنے میں فلک اسکے سر پر پہنچ چکا تھا۔

شیر جان دوسری گلی سے نکل کر آگے پہنچ چکا تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔" وہ گھبراتے ہوئے صفائی دینے لگا۔

www.novelsclubb.com

چور کی داڑھی میں تنکا تھا۔

”اپنا منہ تھانے میں کھولنا۔ تم پولیس کی حراست میں ہو۔“ فلک نے اسے ہتھکڑی لگائی۔

شیر جان نے اسے کندھے سے پکڑ کر کھینچ کر سیدھا کھڑا کیا۔ وہ شیر جان کے سامنے قد میں بچہ لگ رہا تھا۔

”میں نے کچھ نہیں کیا مجھے جانے دو۔“ وہ ڈرتے ہوئے بولا۔

”کیس حل ہوتے ہی تمہیں چھوڑ دیا جائے گا اگر تم پر کوئی کرائم ثابت نہ ہوا تو۔“ فلک بولا۔ ”خاموشی سے ہمارے ساتھ چلو۔“

—☆☆☆—

”تم وہاں سے بھاگے کیوں اور تمہارا خلید سے کیا تعلق ہے۔“شیر جان، مینیجر کے سامنے کرسی پر بیٹھا تھا جبکہ فلک ایک طرف کھڑا تھا۔شیر جان کے سامنے مینیجر کرسی پر بیٹھا تھا اور لوہے کی میز پر اسکے ہاتھ ہتھکڑی میں جکڑے ہوئے تھے۔

کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔

”دیکھو مسٹر کامران اگر تم نے کچھ نہیں کیا تو قانون کا ساتھ دو۔یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔“فلک قدرے نرمی سے بولا۔

”میں اسے نہیں جانتا۔“وہ یوں بول رہا تھا جیسے کچھ چھپا رہا ہو۔

”تو بھاگے کیوں تھے۔“فلک بولا۔

www.novelsclubb.com

”مجھے میرا وکیل چاہیے۔ میں وکیل کے سامنے ہی بولوں گا جو بھی بولوں گا۔“

کامران نے فلک کو دیکھا۔ ”میں بنا وکیل کے ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالوں گا۔“

شیر جان نے اسے کندھے سے پکڑا اور اسکے منہ پر اپنے بھاری ہاتھ سے دو چار تھپڑ رسید کئے۔ کامران کا سر چکرا گیا۔ بھاری ہاتھ سے تھپڑ کھانے کے بعد اسکے ہوش ٹھکانے آچکے تھے۔ رہی کسر شیر جان کی اگلی بات نے پوری کر دی۔ ”نہ تمہیں وکیل ملے گا نہ کوئی رعایت۔ تم سچ بتاتے ہو تو ٹھیک ورنہ انکاؤنٹر کر دوں گا اور تم تو جانتے ہی ہو یہ ہمارے لئے کتنا آسان کام ہے۔“

کامران نے بے چارگی سے فلک کو دیکھا مگر وہ خاموش رہا۔ فلک جانتا تھا اس سے کچھ اگلوانے کا یہی ایک طریقہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسے نہیں مجھے دیکھو اور بتاؤ۔ کیا ماجرا ہے اور تمہارا خیلد سے کیا تعلق ہے۔"

شیر جان نے غصے سے کہا۔ "بولو ورنہ۔۔۔"

"بتاتا ہوں۔۔۔ مجھے پانی پینا ہے۔" اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔ اسکا ایک گال تھپڑوں کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا۔

"سچ بولو۔ تمہیں انعام میں ٹھنڈے پانی کی بوتل ملے گی۔" شیر جان ہنسا۔ "بکو اب۔"

"خلید میرا دوست تھا۔ وہ لڑکیوں کا شوقین تھا۔ میں ہوٹل کا مینیجر تھا تو وہ لڑکیوں کو وہیں لے آتا تھا۔ مجھے بھی ملواتا اور خود بھی۔" وہ اتنا بول کر خاموش ہو گیا۔ اسے پیاس لگ رہی تھی۔

"بولتے رہو۔" فلک بولا۔

www.novelsclubb.com

”جو بھی لڑکیاں وہاں آتی تھیں اپنی مرضی سے آتی تھیں۔“کامران نے فلک کو ایک نظر دیکھا۔”ہم نے کسی بھی لڑکی سے زبردستی کچھ نہیں کروایا۔“

”ہمیں خبر ملی ہے کہ تم لوگ ڈرگز وغیرہ کا کام بھی کرتے تھے۔“فلک چلتا ہوا اسکے پیچھے آیا۔

کامران نے گردن کو موڑ کر پیچھے دیکھا۔فلک کا چہرہ سپاٹ تھا۔

”اسکے متعلق بتاؤ۔“شیرجان نے فلک کی بات مکمل کی۔

”خلید کے دوست کے پاس کسی امیر زادے کی کچھ ویڈیوز تھیں۔وہ اسے بلیک میل کر رہا تھے اور وہ بدلے میں اس امیر زادے سے پیسے اور ڈرگز وغیرہ لیتے تھے۔ایک بار وہ ڈرگز والا بیگ ہوٹل لے آیا تھا جو میں نے بہت مشکل سے نکلوایا۔“وہ سانس لینے کو رکا۔”اسکے بعد میں نے اسے ڈرگز وہاں لانے کو منع کر دیا اور وہ دوبارہ کبھی لایا بھی نہیں۔“

”جو لڑکی خلید کے ساتھ ملی قتل والی رات۔ تب تم کہاں تھے اور وہ لڑکی وہ وہاں کیسے آئی۔“شیر جان نے پوچھا۔

”مجھے پانی پینا ہے۔“کامران بے بسی سے بولا۔

”چپ چاپ جوابات دو۔“شیر جان نے دبے دبے غصے میں کہا۔

”میں نہیں جانتا۔ خلید کسی لڑکی کو لایا تھا میں نے لڑکی کی شکل کو غور سے نہیں دیکھا۔ میرے خیال میں وہی لڑکی تھی جو اسکی لاش کے ساتھ ملی۔“

”اپنے خیالات کو چھوڑو اور حقیقت بتاؤ۔“فلک گھوم کے اسکے سامنے آیا اور شیر جان کی کرسی کے ساتھ رکھی کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا۔

”خلید کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں۔ ایک نیم بیہوش تھی اور ایک ہوش میں تھی۔ مجھے صرف اتنا ہی پتا ہے۔“

فلک نے شیر جان کو دیکھا اور آنکھوں سے کچھ کہنا چاہا جسے شاید شیر جان سمجھ چکا تھا۔

"شیر جان ذرا باہر چلو میرے ساتھ۔"

"پانی۔۔۔" کامران نے ڈرتے ہوئے کہا۔

شیر جان نے اسکی پکار نظر انداز کر دی اور وہ دونوں باہر نکل آئے۔

"شاہینہ کی دوست ہی وہ دوسری لڑکی ہے اور مجھے لگتا ہے اس آدمی کے پاس اور کوئی اہم انفار میشن نہیں ہے۔ ہمیں اس لڑکی سے سوال کرنے چاہئیں۔ پزل کا آخری ٹکڑا وہ لڑکی ہی ہے۔"

"میں تمہاری بات سے اتفاق کرتا ہوں۔" شیر جان بولا۔

انہوں نے پانی کی بوتل دے کر ایک کانسٹیبل کو اندر بھیج دیا تاکہ وہ کامران پر نظر رکھ سکے۔

—☆☆☆—

منال انکے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ بے چین سی کبھی فلک تو کبھی شیر جان کو دیکھ رہی تھی۔ وہ گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔

”پزل کے سارے ٹکڑے ہم جوڑ چکے ہیں۔ بہتر سے تم اپنے منہ سے سب بتا دو۔“ فلک نرمی سے بولا تھا۔ ”ہمارے پاس تمام ثبوت ہیں اور کچھ تمہارے خلاف بھی ہیں۔“

شیر جان نے ایک نظر فلک کو دیکھا۔ انکے پاس چند ایک ثبوتوں کے علاوہ کچھ نہ تھا مگر کیا یہ جھوٹ فارمولا کے کی طرح کام کرے گا۔

شیر جان انویسٹیگیشن میں طاقت کا استعمال کرتا تھا اور فلک اپنے دماغ کا۔

"مجھے مجبور کیا گیا تھا۔" منال بولی۔ اسکے لہجے میں دکھ تھا اور اسکی آواز میں کپکپاہٹ تھی۔

شیر جان مسکرایا۔ فلک کا چھوٹا سا جھوٹ کام کر گیا تھا۔

"شروع سے بتاؤ۔" فلک نے ریکاڈر آن کیا۔

"سکندر میرا بوائے تھا اور خلید اس کا دوست تھا۔" اتنا بول کر وہ رک گئی یوں جیسے یہ سب بتانا اسے تکلیف دے رہا ہو۔ کچھ لمحے بعد وہ دوبارہ بولی۔ "سکندر پہلے میرے ساتھ بہت اچھا تھا لیکن پھر اس نے میری نازیبا تصاویر بنا لیں۔ وہ میرے ان تصویروں سے ڈرا رہا تھا۔ جب اسے پتا چلا کہ شاہینہ میری روم میٹ ہے تو اس نے خلید کے کہنے پر مجھے مزید بلیک میل کرنا چاہا۔ وہ چاہتا تھا کہ میں اسے بے ہوش کر کے خلید کے ساتھ ہوٹل بھیج دوں جہاں وہ اسکی عزت کو پامال کر سکے۔ میں

نے بہت انکار کیا لیکن جب اس نے مجھے دھمکی دی کہ میری تصاویر وائرل کر دے گا تو میں ڈر گئی اور مان گئی۔ میں نے شاہینہ کو بے ہوشی کی دوا دی اور خلید کے ساتھ اسے ہوٹل لے گئی اور پھر میں ہوٹل کے استقبالیہ والے ہال میں آ گئی۔"

"اور پھر تم واپس کمرے میں گئی اور خلید کا قتل کر دیا۔"شیر جان نے بات مکمل کی۔

"نہیں میں نے کوئی قتل نہیں کیا۔"وہ افسوس سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر کس نے کیا۔"فلک بولا۔

"میں اسے کمرے میں چھوڑنے کے بعد نیچے چلی آئی لیکن مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ اپنی عزت کی حفاظت کے لئے میں کسی معصوم کی جان مشکل میں ڈال رہی تھی۔ کسی کی عزت کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ تو میں نے سوچا مجھے واپس جانا

چاہیے۔ میں جب واپس اس کمرے تک پہنچی تو مجھے اس کمرے سے ایک مرد نکلتا ہوا دکھائی دیا جس نے ایک بیگ پہن رکھا تھا۔ وہ سفید اور سیاہ لباس میں تھا۔ میں اسے دیکھ کر وہاں سے یوں گزر گئی جیسے اس کمرے کے لئے نہیں کسی اور کے لئے آئی ہوں۔

جب وہ آدمی وہاں سے چلا گیا تو میں اس کمرے تک آئی۔ میں نے دروازہ کھولا تو سامنے شاہینہ بیڈ پر بے ہوش لیٹی ہوئی تھی اور خلید کی لاش زمین پر گری ہوئی تھی۔ میں ڈر کر وہاں سے واپس ہاسٹل آ گئی۔ میں نے اسے نہیں مارا۔" اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ وہ سچ بول رہی تھی۔

"تم نے اسی وقت پولیس کو اطلاع کیوں نہیں دی۔" شیر جان بولا۔

"کیونکہ میں نے بھی غلط کیا تھا اور اس طرح الزام مجھ پر آجاتا۔" وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے چپ رہنے کی وجہ سے کسی معصوم کو سزا مل سکتی تھی۔" فلک بولا۔ "تم نے جو کیا تمہیں اسکی سزا ملے گی لیکن ہمیں اس سکندر تک پہنچنا ہے تو ہمیں تمہاری مدد چاہیے۔ ہوسکتا ہے تمہاری سزا اس مدد کی وجہ سے کم کروادی جائے۔"

"مجھے نہیں پتا وہ کہاں ہے۔ میری اس سے کئی دن ہوگئے بات نہیں ہوئی۔"

"کال کرو اسے۔" شیر جان بولا۔

منال نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا پھر موبائل فون نکالا کر سکندر کو کال ملائی۔ دوسری طرف سے کوئی بھی شخص کال نہیں اٹھا رہا تھا۔

"وہ کال نہیں اٹھا رہا۔" وہ بولی۔

"نمبر دو اسکا۔ ہم اسکی لوکیشن معلوم کروا لیتے ہیں۔" فلک بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کچھ اور جو تم بتانا چاہتی ہو۔" شیر جان اٹھتے ہوئے بولا۔

"اس کے پاس بہت لوگوں کی ویڈیوز اور تصاویر ہیں جن سے وہ لوگوں کو بلیک میل کرتا ہے۔" منال کی آنکھیں نم تھیں۔

وہ دونوں کمرے سے باہر نکلے اور ایک لیڈی کانسٹیبل کو اس پر نظر رکھنے کا کہہ کر ایک طرف نکل آئے۔

—☆☆☆—

(ڈھلتی شام، خیال اور میں

تیری یاد، ملال اور میں

کون، کہاں، کیسے اور کیوں؟

الجھے چند سوال اور میں!)

www.novelsclubb.com

رضوان اور چاندنی کو کراچی آئے دو سال گزر چکے تھے۔ ان دو سالوں میں انہوں نے مڑ کر کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ انکی فیملیز میں سے کسی نے ان سے رابطہ کیا تھا۔ ان کی فیملیز کو تو شاید پتا ہی نہیں تھا کہ چاندنی اور رضوان کہاں ہیں۔

چاندنی اپنے ڈیڑھ سال کے بچے کو گود میں بٹھائے صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ شام ہو رہی تھی اور کراچی میں ان دنوں گرمی تھی۔

دروازے پر دستک ہوئی۔ چاندنی اس انداز کو پہچانی تھی۔ دروازے پر رضوان تھا۔ وہ شام چھے سات بجے تک گھر آجاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ کمیل کو گود میں اٹھائے دروازے تک آئی اور دروازہ کھول دیا۔

"السلام علیکم۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔ اور میرے چھونے مونے۔۔۔ کیسے ہو آپ۔"

اس نے کمیل کا گال چومتے ہوئے لاڈ کیا اور اپنا بیگ چاندنی کو پکڑا کر خود کمیل کو اٹھالیا۔

دونوں اندر بیڈ روم میں چلے آئے۔

"چاندنی۔۔۔مجھے تم کچھ بتانا ہے۔"رضوان نے کمیل کو بیڈ پر بٹھادیا۔

چاندنی اسکا بیگ ایک طرف رکھ کر اسکے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

"بتاؤ۔"

"میرے چھوٹے بھائی کی کال آئی تھی۔"رضوان بولا۔"اور پھر بابا سے بھی بات ہوئی میری۔وہ ہمیں گھر بلا رہے ہیں۔"اسکے لہجے میں خوشی تھی اور اسکے چہرے پر مسرت تھی۔

"تو تم نے کیا کہا۔"چاندنی نے رضوان کو خوش ہوتے دیکھ پوچھا۔

"چاندہ بابا بلا رہے ہیں۔میں نے ہامی بھری۔"رضوان نے چاندنی کا ہاتھ پکڑا۔

"کب جانا ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہم کل ہی نکل رہے ہیں۔ اور ہاں ہم وہیں رہیں گے۔" رضوان اٹھا اور الماری سے کپڑے نکال کر باتھ روم میں گھس گیا۔

کچھ دیر بعد وہ باہر نکلا تو کمیل سوچکا تھا۔

"مگر ہم ہمیشہ کے لئے نہیں جاسکتے۔ یہاں ہماری لائف ہے۔" چاندنی اٹھ کر اسکے قریب آئی۔

وہ تولیے سے گیلے بال سکھا رہا تھا۔

"چاندنی میرا حق ہے اس گھر پر، بابا کے بزنس پر۔ وہ بلا رہے ہیں یعنی کہ وہ تمہیں اور ہمارے رشتے کو قبول کر رہے ہیں۔" اس نے سمجھانا چاہا۔ "یہاں ہم مجبوری میں آئے تھے۔"

چاندنی نے رضوان سے ٹاول پکڑا اور اسکے بال رگڑنے لگی۔

”ناراض ہو مجھ سے۔ میں نے تم سے پوچھے بنا ہاں کر دی، اس لئے۔“ رضوان نے چاندنی کو اپنے مظبوط بازوؤں سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا۔

”تم مجھ سے مشورہ تو کر لیتے ایک بار۔“ چاندنی نے اسکے سینے پر اپنا سر رکھ دیا۔

”ہم وہاں خوش رہیں گے۔“

رضوان نے اسکے ماتھے کو چوما۔ چاندنی مسکرا دی۔ وہ بھی اپنی فیملی سے ملنا چاہتی تھی۔ شاید وہ اپنے شہر جاتے تو ان سے ملنے کا موقع مل جائے۔

(خوشبو بیتے لمحوں کی

رنگوں کا اک جال اور میں

عہد وفا کے خواب اور تم

وقت کی ظالم چال اور میں!)

www.novelsclubb.com

رضوان اور چاندنی رحمت منزل میں کھڑے تھے۔ یہ ایک شاندار محل نما گھر تھا۔ خوبصورت اور شاندار۔

چاندنی یہاں پہلی بار آئی تھی اس لئے چاروں اطراف میں دیکھ رہی تھی۔ ہر دیوار، ہر کونے کو بہت اچھے سے سجایا گیا تھا۔ ہر چیز اس جگہ کو گھر جیسا بنا رہی تھی۔

وہ لونگ روم میں بیٹھے تھے۔

انکے سامنے گھر کے سارے افراد بیٹھے تھے۔ ان دو سالوں میں رضوان کے دونوں بھائیوں کی شادی ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ایک بار بتانا بھی مناسب نہیں سمجھا تم نے۔" رحمت صاحب بولے۔ "مجھے ایک بار بتا دیا ہوتا۔ میں تم دونوں کی شادی خود کرواتا۔"

رضوان کی دونوں بھابھیاں چاندنی کو دیکھ رہی تھیں۔

بڑے بھائی کا بھی ایک دو برس کا بیٹا تھا جس کا نام آیان تھا جبکہ چھوٹے بھائی کی ایک بیٹی تھی جس کا نام صلومی تھا۔ جو چھ ماہ کی تھی۔

رضوان اور چاندنی دونوں بابا کی بات پر خاموش تھے۔

"میں اپنے پوتے کو اٹھانا چاہتا ہوں۔" انہوں نے اٹھ کر کمیل کو اٹھالیا۔

"بالکل اپنے باپ جیسا ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے رضوان کا بچپن دیکھ رہا ہوں۔"

"آپ کا نام کیا ہے۔" قمر کی بیوی شمیم نے پوچھا۔

وہ ہنس مکھ اور زندہ دل تھی۔

رضوان نے نام بتانے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ چاندنی بولی۔ "میرا نام انجم رضوان ہے۔"

رضوان کو چاندنی کے جھوٹ پر حیرت ہوئی مگر وہ خاموش رہا۔ وہ اپنا اصل نام کیوں نہیں بتا رہی تھی۔

"اور اس پیارے بچے کا نام کیا ہے۔" آیان کی بیگم بولی۔

"یہ کمیل ہے۔" رضوان نے محبت سے اپنی اولاد کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"شمیم تم انجم کو ان کا کمرہ دکھا دو۔" رحمت صاحب بولے۔

چاندنی، شمیم کے ساتھ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ گئی۔

"اب تم واپس آ گئے ہو تو رضا کے ساتھ کل سے آفس جاؤ۔ یہ تمہیں سارا کام سمجھا دے گا۔" رحمت صاحب بولے۔

رضا نے سپاٹ چہرے سے اپنے والد کو دیکھا۔ آتے ہی اسے ہر چیز واپس مل گئی تھی۔

کچھ دیر بعد سب وہاں سے ادھر ادھر ہو گئے۔

اب لونگ روم میں صرف رضا اور رحمت صاحب تھے۔

"بابا وہ گھر سے بھاگ گیا اور اب پتا نہیں کس کو ساتھ اٹھا لایا ہے۔" رضا اٹھ کر اپنے باپ کے پاس بیٹھا۔ "آپ کو تو چاہیے تھا اسے جائیداد سے بے دخل کر دیتے اور آپ نے اسے آفس جوائن کرنے کا کہہ دیا۔"

"اس گھر میں فیصلے میں لیتا ہوں۔ جاؤ اپنا کام کرو۔" رحمت صاحب نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

رضا کے دل میں آگ لگ چکی تھی۔ وہ تو ساری جائیداد کا مالک خود بننا چاہتا تھا اور اب یہ بابا کا لاڈلا اچانک آدھمکا تھا۔

رضوان کمرے میں آیا تو چاندنی الماری میں کپڑے لگا رہی تھی۔

"تم نے اپنا نام انجم کیوں بتایا۔" اس نے پوچھا۔

"کیونکہ میں نہیں چاہتی تمہاری فیملی والے مجھے چاندنی نام سے جانے۔ یہ نہ ہو آپ کے بابا کسی کو بتا دیں کہ میری بہو کا نام چاندنی ہے اور یہ بات میری فیملی تک پہنچ جائے۔"

"لیکن میری فیملی کا تمہارے خاندان سے کوئی رشتہ ناطہ نہیں ہے۔" رضوان بولا۔

"نام بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ میں تمہیں چاندنی ہی کہوں گا۔"

"ہاں کہہ دینا کہ میں پیار سے چاندنی ہی کہتا ہوں لیکن حقیقت بتانے کی ضرورت نہیں کسی کو۔"

چاندنی کا یہاں دل لگ گیا۔ کراچی میں تو رضوان کے آفس جانے کے بعد وہ اکیلی ہوتی تھی مگر یہاں پوری فیملی تھی۔ اس کی زیادہ شمیم سے بنتی تھی۔ شمیم اچھی لڑکی تھی جبکہ کلثم، چاندنی کو ذرا دور دور رہنے والی اور باتیں دل میں رکھنے والی لگی تھی۔

(کون بھلا سلجھائے گا؟

الجھ گئے ہیں بال اور میں

آج بھی تجھ کو ڈھونڈ رہے ہیں

دھڑکن کی ہر تال اور میں!

نامعلوم)

موجود دن سے چھے سال پہلے

رحمت صاحب کا انتقال ہارٹ اٹیک سے ہوا تھا۔پورا خاندان انکی اچانک موت پر غمگین تھا۔اس وقت کمیل پندرہ سولہ برس کا تھا۔اسے اپنے دادا سے بہت محبت تھی۔وہ اپنے پیارے دادا کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے پر بے حد دکھ اور صدمے میں تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان سالوں میں رضوان نے بزنس کو بہت بڑھا دیا تھا اور اب تو اپنی بھی ایک کمپنی چلا رہے تھا۔ اپنی کمپنی رحمت صاحب کی کمپنی کو سنبھالتے ہوئے انہوں نے اکیلے کھڑی کی تھی۔ ان سالوں میں انہوں نے بہت محنت کی تھی۔

رحمت صاحب کے انتقال کے بعد رضا اپنے بھائیوں سے ذرا دور دور سے رہنے لگے۔ بات بھی اچھے سے نہ کرتے اور یوں بات چیت کرتے جیسے کسی بیگانے سے کر رہے ہوں۔

رحمت صاحب نے کوئی وصیت نہیں لکھی تھی جس کا مطلب تھا کاروبار اور جائیداد کا اسلامی قانون کے مطابق بٹوارہ ہونا تھا۔

پھر ایک دن افسوسناک خبر آئی کہ قمر رحمت کو کسی نے شوٹ کر دیا ہے لیکن قاتلوں کی پہنچان نہ ہو سکی۔ اس ساری صورتحال کو ڈکیتی کی واردات کا نام دے دیا گیا۔ اس کیس کو رفع دفع کرنے کی کوشش کی گئی لیکن شمیم اپنے شوہر کے

قاتلوں تک پہنچنا چاہتی تھی۔ انہیں اپنے جیٹھ پر شک تھا کیونکہ کچھ دن سے ان دونوں کی کسی موضوع پر بحث ہو رہی تھی۔

شمیم بیگم نے اپنے جیٹھ پر کیس کرنا چاہا لیکن پھر انہوں نے اچانک رحمت منزل سے چلے جانے کا فیصلہ کیا۔ چاندنی اور رضوان دونوں نے انہیں روکنا چاہا لیکن وہ یہاں سے دور جانا چاہتی تھی۔ انہوں نے دونوں کی ایک نہ مانی اور اپنی بیٹی کے ساتھ چلی گئیں۔ رضوان اپنے بڑے بھائی کی عزت کرتا تھا اور ان پر یقین بھی اس لئے اسے ان پر شک نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

شمیم بیگم کے جانے کے بعد گھر کا ماحول بہت عجیب سا ہو گیا تھا۔ کوئی بھی ایک دوسرے سے بات نہ کرتا۔ سب اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہو گئے۔

دو سال بعد کمیل کے ماں باپ ایک حادثے میں چل بسے لیکن۔۔۔

کچھ ماہ پہلے کمیل پر انکشاف ہوا کہ اس سب کے پیچھے اسکے تایا رضا تھے۔ چچا قمر کو بھی انہوں نے قتل کروایا تھا اور اسکے والدین کو بھی۔

جب اسے اس بات کا پتا چلا تو اس نے اپنے کزن یعنی آیان سے اس بات کا ذکر کیا۔ اسے لگا آیان سچ کے ساتھ کھڑا ہو گا لیکن آیان پہلے سے ہی اپنے باپ کے دو نمبر دھندوں میں ملوث تھا۔ اس نے کمیل کا ساتھ کیا دینا تھا بلکہ اسے قتل کرنا چاہا۔

رضا حمت نے اپنے دونوں بھائیوں کا قتل صرف جائیداد اور پاور کے لئے کیا تھا۔ وہ رضوان سے بہت جیلس ہوتے تھے۔ رضا اور قمر دونوں کی بحث بھی اسی بات پر ہوئی تھی۔ رضا، قمر کو ساتھ ملا کر رضوان کو قتل کروانا چاہتا تھا لیکن قمر نے نہ صرف منع کیا بلکہ انہیں ایسا کچھ کرنے سے روکا بھی۔ رضا کے اس راز کی وجہ

سے انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی کا قتل کروادیا اور کچھ سال انتظار کیا دوسرا قتل کرنے سے پہلے تاکہ کسی کو شک نہ ہو۔

انہوں نے رضوان اور چاندنی کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ کا شکار بنادیا۔

کمیل کو یہ سب معلوم ہوا تو وہ گھر سے بھاگ گیا کیونکہ اس وقت اسکے پاس کوئی پلان نہیں تھا لیکن ساری رات سوچنے کے بعد اسے اپنی چچی کا خیال آیا جو سالوں پہلے اندرون شہر میں تعمیر اپنے چھوٹے سے گھر میں رہنے چلی گئی تھی۔

اس نے چچی کو مل کر ساری بات بتادی تھی اور اس نے وہاں رہ کر آگے کا پلان سوچنے کا وقت لیا۔

وہ آیان کی منگنی پر بھی گئے تاکہ انہیں لگے کہ وہ انکے خلاف کوئی منصوبہ نہیں بنا رہے اور یہ چال کافی حد تک کام کر گئی تھی۔ پھر جب کمیل نے اپنے نکاح میں

www.novelsclubb.com

تایا کی فیملی کو مدعو کیا تو انہیں یقین ہو گیا کہ کمیل بدلے کا کوئی منصوبہ نہیں رکھتا۔

انہوں نے کمیل کو کمزور سمجھنے کی غلطی کی تھی لیکن کمیل خاموشی سے ایک منصوبہ بنا چکا تھا۔

—☆☆☆—

کمیل نے کاشف اور آیان پر بندوق تان رکھی تھی جبکہ ساغر انہیں باری باری کرسیوں پر باندھ رہا تھا۔ اس نے رسیوں کو اچھے سے ٹائٹ کیا اور پیچھے ہو کر کاشف والی بندوق سیڑھیوں سے اٹھالی۔

انہیں غیب گلی میں بلانے والے ساغر اور کمیل ہی تھے۔

www.novelsclubb.com

کمیل کئی ہفتوں سے آیان کے خلاف ثبوت جمع کر رہا تھا۔ اسی دوران اسے سکندر نامی شخص کے متعلق پتا چلا جو آیان کو بلیک میل کر رہا تھا۔ اس نے اس آدمی کو استعمال کر کے آیان کو جال میں پھنسانے کا پلان بنایا۔ آیان چونکہ کمیل کے منصوبوں سے بے خبر تھا اس لئے اس نے کمیل کے متعلق سوچا ہی نہیں۔ آیان اور کاشف نے سکندر کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا لیکن وہ اب جال میں پھنس چکے تھے۔

کمیل نے ساغر کی مدد لینے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ اسے ایک مخلص دوست کی ضرورت تھی۔ اس نے ساغر کو ساری کہانی سنا دی۔ ساغر نے اس کے ساتھ مل کر آیان کے خلاف باقی کے ثبوت جمع کئے جو اسکے تابوت میں آخری کیلوں کا کام کرنے والے تھے۔

www.novelsclubb.com

(تھانے میں فلک اور شیر جان اس نمبر کی لوکیشن ٹریس کروانے کی کوشش میں تھے جب تھانے کے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔

شیر جان نے ریسور اٹھا کر کان سے لگایا۔ شیر جان نے بولنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ دوسری طرف سے کوئی تیز تیز بول رہا تھا۔

دوسری طرف سے کوئی اپنی بات مکمل کر کے فون رکھ چکا تھا۔ شیر جان نے کچھ پوچھنا چاہا لیکن کال کٹ چکی تھی۔

"کیا ہوا۔"فلک نے شیر جان کو دیکھتے ہوئے کہا۔"کون تھا کال پر۔"

www.novelsclubb.com

"کسی نے بہت بڑی ٹپ دی ہے۔"شیر جان نے بتایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔"مطلب بہت بڑی جو پورے شہر میں ہلچل مچا سکتی ہے۔"

"کیسی ٹپ۔"فلک بھی اٹھ کھڑا ہوا۔"پوری بات بتاؤ۔"

"ایک جگہ کی لوکیشن دی ہے اور ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ وہاں شہر کا سب سے بڑا خفیہ اڈا ہے جہاں ڈرگز کا کام ہو رہا ہے اور کچھ لوگ بھی قید ہیں۔" شیر جان بولا۔ "ہمیں جانا ہو گا۔"

"یہ تو بہت بڑی بات ہے۔" فلک بولا۔

"ہمیں ابھی نفری لے کر نکلنا چاہیے۔" شیر جان کمرے سے باہر نکل آیا۔)

"مجھے لگا تھا تم اچھے انسان ہو اور تم سچ کا ساتھ دو گے۔" کمیل بولا اور کاشف کی طرف مڑا۔ "اور تمہیں تو میں اپنا دوست سمجھتا تھا لیکن۔۔۔"

کاشف نے کمیل کو ایک نظر دیکھا لیکن اسکے چہرے پر کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔

ساغر ایک طرف سکندر کے پاس کھڑا تھا۔ وہی سکندر جو آیان کو بلیک میل کر رہا تھا، وہی سکندر جو خلید کا دوست اور منال کا بوائے فرینڈ تھا۔ وہ اس وقت بے ہوش تھا۔

"اتنے سالوں تک تم مجھ سے مخلص بنے رہنے کا ناٹک کرتے رہے اور میں بھی تم پر اعتبار کرتا رہا لیکن تم نے میرے ہی دشمن سے ہاتھ ملا لیا۔" کمیل کے لہجے میں غم تھا لیکن وہ آج یہ کھیل ختم کرنے والا تھا۔

کمیل نے بندوق اپنی پینٹ میں پیچھے کی طرف پھنسا دی۔

www.novelsclubb.com

وہ آیان اور کاشف کے جرائم کے متعلق سب جان چکا تھا اور وہ پولیس کو اسکے خفیہ تہہ خانے کے متعلق ٹپ بھی دے چکا تھا۔

پولیس تو شاید اس عمارت تک پہنچ بھی چکی ہو گی۔

(فلک، شیر جان اور بھاری نفری کے ساتھ شہر کے ایک کھنڈر نما علاقے میں پہنچ چکے تھے۔ انکے سامنے ایک آدھی تعمیر شدہ عمارت تھی۔ وہ گاڑیوں سے اتر کر عمارت کی طرف بڑھے۔)

"اور تم آیان۔۔۔ تم جانتے تھے کہ تمہارا باپ قاتل ہے۔ تم نے انہیں روکنے کے بجائے انکا ساتھ دیا۔"

آیان مسکرایا۔ "تمہارا باپ اور تمہاری ماں اسی قابل تھے وہ کسی حادثے کا شکار ہو جاتے۔"

www.novelsclubb.com

"اور تم اس قابل ہو کہ تمہیں سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہیے۔" ساغر نے اپنا غصہ قابو کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کھیل ختم ہو چکا ہے۔ پہلے پولیس تمہارے اڈوں پر جائے گی اور پھر ہم انہیں یہاں دعوت دیں گے۔" کمیل ہلکا سا مسکرا اور ایک کرسی کھسکا کر اس پر

بیٹھ گیا۔ ”کیوں نہ تب تک ہم دو کزن کچھ باتیں کرلیں“ وہ بولا۔ ”شاید یہ ہماری آخری ملاقات ہو۔“

آیان قہقہہ لگا کر ہنسا۔ ”کمیل۔۔۔ میرے پیارے کزن۔۔۔ تم شاید جانتے نہیں۔۔۔ قانون میری جیب میں ہے۔“

”پھر بھی تم اس دو ٹھکے کے آدمی سے بلیک میل ہو رہے تھے۔“ کمیل مسکرایا۔ ”قانون تمہاری جیب میں تھا پھر بھی تم اسے اپنا کالا پیسہ دیتے ہی جا رہے تھے۔ افسوس ہے تمہاری پھٹی ہوئی جیب پر۔“

www.novelsclubb.com

آیان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

”تم بھی کچھ بولو میرے دوست۔“ کمیل نے رخ کاشف کی طرف کیا۔ ”تم تو بلیک میلر کو قتل کرنے آئے تھے نا۔ ویسے ہی جیسے سکندر کے چھوٹے بھائی کو کر چکے ہو۔ تو اب رسیوں میں بندھے کیا کر رہے ہو۔“

"کیونکہ تم نے ہمیں باندھ رکھا ہے۔" کاشف کا لہجہ سپاٹ تھا۔ "تم ہمیں پولیس کے حوالے کرنا چاہتے ہو نا۔ تو بلاؤ پولیس کو اور کر دو ہمیں انکے حوالے۔"

"کر دوں گا، پہلے کیوں نہ آیان کی وہ ویڈیو وائرل کر دی جائے جس میں یہ ایک حاملہ لڑکی کو مار پیٹ رہا ہے۔" کمیل بولا۔ "وہ کھڑکی سے خود گری تھی لیکن وجہ تم تھے۔ اسکا بچہ تمہاری وجہ سے مرا۔۔۔ یا ایسا کروں تم دونوں کا بچہ۔"

ساغر خاموشی سے کھڑا تھا۔

"ساغر اس ویڈیو کو ہر سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر اپلوڈ کر دو۔ دنیا بھی تو دیکھے اس درندے کی شکل۔" کمیل بولا۔

"کمیل۔۔۔ رکو۔۔۔ یہ مت کرنا۔" آیان اپنے ہاتھ پیر ہلا کر خود کو آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن ساغر نے بہت مظبوطی سے باندھا تھا۔ "کمیل۔۔۔ ہم بات کرتے ہیں۔ رک جاؤ۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”ساغر رک جاؤ۔“ کمیل بولا۔

ساغر اپنی جگہ سے ابھی ہلا نہیں تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ابھی وقت نہیں آیا ویڈیو اپلوڈ کرنے کا۔ ابھی کمیل صرف آیان کی بے بسی کو انجوائے کر رہا ہے۔

”بولو پیارے کزن۔“ کمیل نے آیان کی آنکھوں میں جھانکا۔

”تم کیا چاہتے ہو۔“ آیان کا لہجہ ڈگمگایا تھا۔

”انصاف۔“ کمیل پھیکا سا مسکرایا۔ ”یاد ہے وہ رات جب تمہارا باپ اس بات کا جشن منا رہا تھا کہ اس نے اچھا کیا میرے والدین کو قتل کروا کر۔ میں تمہارے پاس آیا تھا۔ میں تمہیں اپنا بھائی مانتا تھا لیکن مجھے کیا پتا تھا تم اس سب میں پہلے سے ملوث ہو۔“

www.novelsclubb.com

"کمیل۔۔۔میں اس سب میں شامل نہیں تھا مجھے شامل کر دیا گیا۔" آیان نے کمیل کو ایموشنل کرنا چاہا۔ "مجھے معاف کر دو۔"

کمیل کچھ لمحے خاموش رہا پھر ساغر کی طرف رخ کرتے ہوئے بولا۔ "ساغر ویڈیو اپلوڈ کر دو۔"

کمیل اٹھا اور آیان کے قریب آیا۔ وہ اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔

"میں نے تمہیں معاف کیا لیکن میں ہر اس شخص کو انصاف دلاؤں جو کبھی نہ کبھی تُمہارے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی جان گنوا بیٹھا۔"

"کمیل۔۔۔میں تمہارا دوست ہوں۔ مجھے جانے دو۔" کاشف بولا۔

"جانے دوں گا پولیس کے حوالے کرنے کے بعد ہماری دوستی، ہمارا تعلق ختم۔"

کاشف ایسا انسان تھا نے پیسوں کے لئے دوستی کا مان توڑ دیا۔ اس نے برائی کا ساتھ دیا اور کمیل سے دوستی کا ناٹک کرتا رہا۔ اسے شروع سے ہر چیز کا پتا تھا لیکن اس نے آیان کا ساتھ دیا۔

(وہ سب عمارت کے اندر گھس چکے تھے اور نفری ہر طرح پھیل کر تلاشی لے رہی تھی۔

فلک گراؤنڈ فلور پر تھا جب اسے ایک دروازہ دکھائی دیا۔ وہ دروازے کے قریب آیا اور اس نے شیر جان کو آواز لگائی۔ اس نے دروازہ کھولنا چاہا لیکن وہ ایک انچ بھی ادھر سے ادھر نہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

شیر جان بھی اسکے قریب پہنچ چکا تھا۔

"یہ دیکھو۔۔۔" فلک نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ "مجھے لگ رہا ہے اس دروازے کے پیچھے کوئی راز ہمیں اپنی طرف بلا رہے ہیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پیچھے ہٹو۔" شیر جان نے فلک کو ایک طرف ہونے کا اشارہ کیا۔

شیر جان نے پورا دم لگا کر اپنا کندھا دروازے کو مارا۔ دو تین بار یہ عمل دہرانے کے بعد دروازہ کھل چکا تھا۔

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر اپنی اپنی پستول نکال کر اندر گھس گئے۔)

ساغر نے وہ ویڈیو ہر سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر پوسٹ کر دی تھی اور وہ تیزی سے ہر طرف پھیل رہی تھی۔ ویڈیو دیکھ کر ہر طرف کھلبلی مچ گئی تھی۔ نیوز چینلز والے اس بات پر چرچا کر رہے تھے۔ عام عوام کمنٹ سیکشن میں تبصرے اور ڈسکشنز کر رہی تھی۔

اس خبر کے آوٹ ہوتے ہی رضار حمت گھر بھاگے آئے تھے اور بار بار آیان کو کال کر رہے تھے۔

وہ حیران تھے۔

اس خبر سے ان کے دوسرے راز بھی خطرے میں تھے۔

کلثم بیگم بھی وہ ویڈیو دیکھ چکی تھیں۔

اچانک باہر سے پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے۔ پولیس رضار حمت اور آیان کی تلاش میں رحمت منزل تک پہنچ چکی تھی۔

وہ ویڈیو آج کی تازہ خبر بن چکی تھی۔ ویڈیو میں موجود لڑکی کی پہچان ہو چکی تھی اور کئی نیوز چینلز للی کے گھر پہنچ چکے تھے۔ سب نیوز چینلز اسکی فیملی کا انٹرویو لینا چاہتے تھے۔

نیوز چینلز کو ایک ایسا ٹاپک مل چکا تھا جس پر ہفتے بھر کے گرما گرم ٹاک شوز کئے جاسکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

—☆☆☆—

مرید صاحب بھی یہ ویڈیو دیکھ چکے تھے۔ وہ بار بار رضا صاحب کو کال کر رہے تھے لیکن نمبر مصروف جا رہا تھا۔ مرید صاحب یہ رشتہ پہلے ہی ختم کرنا چاہتے اور اب تو ہر صورت وہ اس فیملی سے ہر تعلق ختم کرنے والے تھے۔ وہ آیان کا نام ہر گز اپنی بیٹی کے ساتھ جوڑنا نہیں چاہتے تھے۔

اسی گھر کے لان میں۔ بیٹھی تنزیلہ بھی ویڈیو دیکھ چکی تھی۔ اب تو ہر کوئی دیکھ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے یہ دیکھا۔۔۔" میرب بھاگتی ہوئی لان میں آئی تھی۔

وہ موبائل کی سکرین تنزیلہ کی طرف کر کے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں دیکھی ہے۔" تنزیلہ بولی۔ "اسکی حقیقت سامنے آ گئی ہے۔ ہر طرف رولا مچ گیا ہے۔ ہر کوئی اسی بارے میں بات کر رہا ہے۔"

"ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو میری بات ہوئی تھی اور وہ اچھے سے بات کر رہا تھا یعنی اس وقت اسکے وہم و گماں میں بھی نہیں ہو گا کہ اسکی سیاہ حقیقت دنیا کے سامنے آنے والی ہے۔"

"ظالم کبھی نہ کبھی پکڑا ہی جاتا ہے۔" تنزیلہ نے اپنا موبائل ایک طرف رکھا اور چائے کا کپ لبوں سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

"تو میں علی کے پاس جا رہی ہوں۔" وہ اتنا کہہ کر مڑ گئی۔

"دھیان سے جانا۔ آیان ابھی پکڑا نہیں گیا اور یہ نہ ہو وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔" تنزیلہ کو اسکی فکر ہوئی۔ "کہتی ہو تو میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔"

”نہیں میں چلی جاؤں گی۔“وہ اتنا کہہ کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔

تنزیلہ کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد اپنے کمرے میں آئی اور سوٹ کیس نکال کر اپنا سامان پیک کرنے لگی۔

تبھی مرید صاحب کمرے میں داخل ہوئے۔

”کہیں جا رہی ہو۔“ مرید صاحب بولے۔

”مجھے لگتا ہے مجھے اس گھر سے چلے جانا چاہیے کیونکہ سب کچھ بدلنے والا ہے۔“وہ بولی اور بیگ میں کپڑے رکھنے لگی۔“

www.novelsclubb.com

مرید صاحب کو اسکی بات سمجھ نہ آئی تو بولے۔”کیا بدلنے والا ہے۔“

”میں آپ کو سمجھا نہیں سکتی۔“اس نے بیگ کی زپ بند کی اور بیگ ایک طرف رکھ دیا۔”میں امی کی طرف جا رہی ہوں۔“

"لیکن۔۔۔"

"پلیز مرید مجھے خاموشی سے جانے دیں۔"اس نے سوٹ کیس زمین پر رکھا اور اپنا ہینڈ بیگ کندھے پر لٹکایا۔"کچھ دن بعد آپ کو سب سمجھ آجائے گا۔ پھر آپ مجھے گھر واپس بلانا چاہیں تو بلا لیجیئے گا۔"

اس نے سوٹ کیس کا ہینڈل باہر نکالا اور اسے گھسیٹتے ہوئے باہر نکل گئی۔

—☆☆☆—

میرب ہسپتال پہنچی اور پھولوں کو تھامے علی والے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔

پھول اس نے رستے میں رک کر علی کے لئے خریدے تھے۔

وہ دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر اندر داخل ہوئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر کچھ حیران ہوئی تھی۔ سامنے علی کے والد کے ساتھ جہان عاکف بیٹھا تھا۔ عاکفس کا مالک اور میرب کے لئے پرائیوٹ جاسوسی کا کام کرنے والا۔

"میرب تم۔۔۔" علی مسکرایا اور تھوڑا حیران بھی ہوا۔

میرب قدم قدم چلتی علی کے بستر کے پاس آئی۔ اس نے علی کو پھول دیے اور آنکھوں سے جہان کے متعلق پوچھا۔

علی آنکھوں کا اشارہ سمجھتے ہوئے بولا۔ "میرب یہ میرے چاچو ہیں، جہان اور چاچو یہ میری دوست ہے میرب۔" علی نے دونوں کا تعارف کروایا۔

میرب حیران ہوئی تھی۔ اس نے حیرانگی سے جہان اور علی دونوں کو دیکھا۔ کیا مطلب علی اور جہان دونوں قریبی رشتے دار ہیں۔

www.novelsclubb.com

”کیا ہوا مس میرب۔“جہان بولا۔ وہ اپنی ہنسی کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔

”آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں کیا۔“سلطان نے دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔۔۔“جہان بولا۔

میرب کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ وہ کیا بتانے والا تھا۔

”ہم ایک برتھ ڈے پارٹی میں ملے تھے۔ غالباً میرب کی دوست کی برتھ ڈے پارٹی تھے اور اس دوست کے والد میرے دوست ہیں۔“

میرب حیران ہوئی۔ وہ تو کسی برتھ ڈے۔۔۔ اور پھر اسے یاد آیا۔

”بھائی آپ کو پتا ہے اس برتھ ڈے پارٹی میں ایک لڑکی نے ایک آدمی کو تھپڑ بھی مارا تھا۔“جہان کسی چھوٹے بچے کی طرح اپنے بھائی کو بتا رہا تھا۔

تبھی میرب کے دماغ میں دھماکہ ہوا۔ اسے یاد آیا کس طرح اس نے اپنی غلطی کی وجہ سے کسی اور کو تھپڑ مارا تھا۔ وہ تپھر کھانے والے کی شکل بھول چکی تھی۔ یہ تو اسکے وہم میں بھی نہ تھا کہ وہی آدمی جہان ہوگا اور ایک دن وہ علی کے چچا کے روپ میں اسکے سامنے کھڑا ہو جائے گا۔

اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ "جی جہان انکل مجھے یاد ہے۔"

جہان نے اپنی ہنسی دبائی۔ وہ اسے انکل کہہ رہی تھی۔

"جہان آؤ میرے ساتھ۔" سلطان اٹھ کھڑے ہوئے۔ "ان دونوں کو باتیں وا تیں کرنے دو۔"

جہان اپنی ہنسی دبا کر سلطان کے ساتھ باہر نکل گیا۔

"علی۔۔۔ یہ دیکھو۔" میرب نے اپنا موبائل نکال کر علی کو آیان کی ویڈیو دکھائی۔

"یہ تو تمہارا منگیتر۔۔۔"

"تھا۔۔۔یہ اتنا گھٹیا ہو گا میں نے سوچا نہیں تھا۔" میرب افسوس سے بولی۔ "مجھے معاف کر دو۔ تمہیں نیچا دکھانے کے لئے میں نے اس قاتل سے منگنی کی۔"

"مجھے معاف کر دو۔ میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔" اسکی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ جہان کمرے میں داخل ہوا۔

"میرا موبائل رہ گیا تھا۔" وہ اتنا کہہ کر آگے بڑھا اور اپنا فون اٹھا کر باہر نکل گیا۔

جہان، علی کی بات سن چکا تھا۔

"میرے بھانجے نے میرا بدلہ لے لیا۔" وہ کمینگی سے مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"میرا اور میرب، تمہارا حساب آج ختم۔" وہ سوچتا ہوا سلطان کی طرف جانے لگا۔

کمرے میں علی نے میرب کو نظریں اٹھا کر دیکھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”مجھے معاف کر دیا نا۔“

”میں تم سے ناراض نہیں ہوں اور معافی تو مجھے مانگنی چاہیے کیونکہ میں نے تمہیں بہت تنگ کیا ہے۔“

میرب نے علی کو ہاتھ پکڑا اور بوسہ دے کر پیچھے ہٹی۔

علی مسکرا دیا۔

”میں نے ابا کو ہمارے متعلق بتا دیا۔“ علی خوشی سے بولا۔

”واٹ! اور میں۔۔۔وہ کیا سوچتے ہوں گے میرے بارے میں۔“ اسکے گال سرخ ہوئے۔

”وہ خوش ہیں اور ہمیں ایک ساتھ دیکھنا چاہتے ہیں۔“

میرب دل سے مسکرائی۔ آخر وہ اس شخص کے ساتھ تھی جو اسے سب میں محبت کرتا ہے۔

"آیان پکڑا تو جائے گا نا۔" میرب پیچھے ہو کر صوفے پر بیٹھ گئی۔

"پکڑا جائے گا۔" علی بولا۔ "میں ہوں نا تمہاری حفاظت کرنے والا۔"

میرب نے ایک نظر اسے دیکھا۔ وہ جو ہسپتال میں ایک حادثے کے بعد ڈاکٹروں کی نگرانی تھا لیکن وہ اسکے ساتھ تھا۔

زمان علی نے پھولوں کی خوشبو سونگھی اور محبت بھری نگاہوں سے میرب کو دیکھنے لگا۔

—☆☆☆—

سلطان اور جہان باہر ہسپتال کے پارک میں بیٹھے تھے۔

ایک لمبی خاموشی کے بعد سلطان بولے۔ ”تم کرتے کیا ہو۔“

”میری اپنی کچھ چھوٹی موٹی کمپنیاں ہیں۔“ جہان مسکرایا۔

”لیکن مجھے پتا چلا تم پرائیویٹ جاسوسی کا کام کرتے ہو۔“ سلطان بولے۔ ”میں تمہارے آفس بھی آیا تھا۔“

”میں کوئی غیر قانونی کام نہیں کرتا۔ میں صرف انفارمیشن سیل کرتا ہوں۔“ وہ اپنی صفائی میں بولا۔ ”اور میں کسی کا نقصان نہیں کرتا۔“

جہان نے بولنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ اسکے فون پر میسج کی ٹون بجی۔

اس نے موبائل کی سکرین آن کی تو زیب نے کوئی لنک بھیجا تھا۔ اس نے اسے کھولا تو ایک ویڈیو پلے ہو گئی۔

وہی ویڈیو جو اس وقت پورے انٹرنیٹ پر گردش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے ویڈیو دیکھی اور زیب کو میسج کیا۔ "اس نے خلاف جتنے بھی ثبوت ہیں تم ان سب کو سوشل میڈیا پر ڈال دو۔ ہم ان ثبوتوں سے کوئی پیسہ نہیں بنا سکتے تو بہتر نہیں اسے استعمال کر دیا جائے کسی اچھے کام کے لئے۔"

وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ ان ثبوتوں میں علی کے بائیک حادثے کی ویڈیو بھی جو کہ زیب نے اسے پہلے نہیں دکھائی تھی۔

زیب نے سب کچھ سوشل میڈیا پر ڈال۔ جس میں کال ریکارڈنگز اور بے شمار تصویریں اور کچھ ویڈیوز تھیں۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحے بعد زیب نے ایک اور ویڈیو کا لنک بھیجا۔

اس نے وہ ویڈیو کھولی تو حیران رہ گیا۔

پاس بیٹھے سلطان کی نظر بھی اس ویڈیو پر پڑی جس میں ایک کار، ایک موٹر سائیکل سوار کو جان بوجھ کر ٹھوک رہی تھی اور پھر باقاعدہ کار سوار باہر نکلا اور سڑک پر گرے موٹر سائیکل سوار کو دیکھ کر واپس اپنی کار میں بیٹھا۔

موٹر سائیکل سوار اور کوئی نہیں زمان علی تھا اور کار سے نکلنے والا شخص آیان رضا رحمت تھا جو کہ اس ویڈیو میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ تو علی والے حادثے والی ویڈیو ہے۔ میں اسے نکلوانے والا تھا اور معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ کس کا کام ہے۔" انہوں نے جہان کے ہاتھ سے موبائل پکڑا اور غور سے دیکھنے لگے۔ "تم جانتے ہو یہ کار والا لڑکا کون ہے۔"

"بھائی آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کار والے لڑکے کی بہت ساری ویڈیوز انٹرنیٹ پر گردش کر رہی ہیں جسکی وجہ سے یہ جیل جائے گا۔ ایک بار یہ لڑکا پولیس کے ہاتھ لگ جائے پھر ہم اس پر کیس کر دیں گے کہ اس نے قتل

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرنے کی کوشش کی ہے اور ثبوت اس ویڈیو کی صورت میں سارا زمانہ دیکھ چکا ہو گا۔"جہان پُر سکون لہجے میں بولا۔"آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

سلطان نے اسکا فون اسے واپس کرتے ہوئے کہا۔"ٹھیک ہے یہ پکڑا جائے پھر اسے دیکھ لیں گے۔ ویسے یہ لڑکا ہے کون۔"

"شہر کے مشہور بزنس مین رضا رحمت کا بیٹا ہے، آیان رضا۔"جہان بولا۔"بہت سارے دو نمبر کاموں میں ملوث ہے۔یہ پکڑا جائے گا اس بار کیونکہ عوام بہت بھڑکی ہوئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

—☆☆☆—

شیر جان اور فلک نیچے تہہ خانے میں پہنچ چکے تھے۔اس وقت یہاں کوئی بھی نہ تھا لیکن ثبوتوں کا ڈھیر تھا۔شیر جان باری باری سارے کمرے چیک کرنے لگا جبکہ فلک نفری کو لینے واپس باہر کی طرف نکلا۔

پہلے کمرے میں بڑی تعداد میں ڈرگز کے پیکٹس اور اسلحہ ملا جو کہ ہر طرف بکھرا ہوا۔اس کمرے میں چاروں طرف سی سی ٹی وی کمرے تھے اور یقیناً اسی تہہ خانے میں اسکی فوٹج بھی موجود ہوگی۔شیر جان یہ سب دیکھ کر حیران ہوا تھا لیکن ٹِپ دینے والے کی بات سچ تھی۔یہاں بہت کچھ ہو رہا تھا اور یوں لگ رہا تھا جیسے سالوں سے ہو رہا ہے۔

شیر جان پہلے کمرے سے نکلا تو فلک پانچ چھے کانسٹبل لے کر وہاں پہنچ چکا تھا۔انکے ہاتھوں میں بہت سارے پلاسٹک بیگز تھے جن میں وہ تمام اشیاء ڈالنے والے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اس کمرے میں جو بھی ہے اسکی تصویریں بناؤ اور ہر چیز سیز کرو۔کوئی چھوٹی چیز تک نہ چُھوٹے۔"شیر جان نے نوجوان لڑکوں کو اشارہ کیا اور دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔فلک بھی اسکے پیچھے چلا آیا تھا۔

”یہاں تو بہت کچھ ہے لیکن یہاں یہ سب کون کر رہا تھا۔“فلک بولا۔

دوسرا کمرہ آفس لگ رہا تھا۔

”جو بھی کر رہا ہے جلد ہی پتا چل جائے گا۔“شیر جان بولتے ہوئے میز کی طرف بڑھا اور تمام درازوں کا سامان باہر نکالنے لگا۔درازوں میں مختلف اقسام کی فائلز تھیں جن میں لین دین کے ریکارڈز تھے۔

فلک کمپیوٹر کے سامنے کرسی پر بیٹھا اور سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھنے لگا۔پہلے والے کمرے میں کئی لوگ کام کرنے آتے تھے لیکن اس آفس میں صرف دو تین افراد ہی آتے تھے۔

پاور چیئر پر بیٹھنے والا شخص بھی سی سی ٹی وی فوٹیج میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔وہ کوئی خوش شکل جوان لڑکا تھا لیکن شکل اتنی صاف دکھائی نہ دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے وہ تمام ثبوت ضبط کئے اور اُنہیں پولیس گاڑی میں رکھوادیا۔

اب صرف آخری کمرہ باقی تھا۔

وہ دونوں اب اس آخری کمرے کی طرف بڑھے تھے۔اس دروازے پر تالا تھا۔انہوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔اس دروازے پر تالا کیوں ہے۔

تالا توڑا گیا۔

شیر جان نے اندر قدم رکھا تو اس کمرے میں نیم اندھیرا تھا جبکہ باقی کمروں میں اچھی خاصی روشنی تھی۔

فلک نے ٹارچ آن کی تو حیرت سے ان دونوں کی آنکھیں کھلی رہ گئیں۔اس کمرے میں ایک خاتون ایک طرف بیٹھی ہوئی تھی۔ڈری سہمی ہوئی۔ٹارچ کی تیز روشنی کی وجہ سے ان نے ہاتھ اپنی آنکھوں کے آگے کرر کھا تھا۔

"کون ہیں آپ۔"شیر جان اس خاتون کی طرف بڑھا اور نیچے بیٹھ کر پوچھنے لگا۔

"خاتون کون ہیں آپ۔"

فلک کو یہاں کسی عورت کو دیکھنے کی امید تو نہ تھی۔

"میں قیدی۔"وہ صرف اتنا ہی بول پائی۔اسکی آواز بہت کمزور لگ رہی تھی۔

"ہمیں انہیں ہسپتال لے کر جانا ہو گا۔"فلک بولا۔"تم یہاں سنبھالو اور میں انہیں لے کر ہسپتال پہنچتا ہوں۔"فلک نے خاتون کو سہارا دے کر اٹھایا اور وہ دونوں چھوٹے چھوٹے قدم لیتے ہوئے باہر نکل آئے۔

www.novelsclubb.com

یوں لگ رہا تھا جیسے وہ خاتون مہینوں سے نہائی نہ ہو اور شاید کئی دن سے بھوکی بھی تھی۔ اسکے چہرے کی ہڈیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ بہت کمزور سی عورت تھی جو سانس بھی مشکل سے لے رہی تھی۔

وہ عمارت سے باہر نکلے تو عورت آسمان کو دیکھنے لگی یوں جیسے عرصے بعد نیلے آسمان کو دیکھ رہی ہو۔ یوں جیسے وہ بادلوں کو دیکھنا بھول گئی ہو اور ایک عرصے بعد سفید و سیاہ بادلوں کو دیکھ رہی ہو۔

اس نے دھوپ کو محسوس کرنا چاہا جو بادلوں کے درمیان سے نکل کر زمین کو روشن کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

فلک نے اس خاتون کو گاڑی میں بیٹھایا اور جس ہسپتال میں وہ علی کو لے گیا اس نے گاڑی اسی ہسپتال کی طرف بڑھا دی۔

”میں پوچھ سکتا ہوں آپ وہاں کب سے تھیں۔“فلک نے ایک نظر اس عورت کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ایک .بہت .بہت لمبی رات۔۔۔وقت کا اتا پتا نہیں۔۔۔“وہ رک رک کر بول رہی تھی۔

فلک کو اس پر بے اختیار ترس آیا۔شاید وہ سالوں سے وہاں قید تھی لیکن کیوں اصلی سوال تو یہ تھا۔

وہ دس منٹ بعد ہسپتال پہنچ چکے تھے۔وہ اس عورت کو ایمرجنسی وارڈ میں لے گیا۔

ڈاکٹر اسکا چیک اپ کر رہے تھے۔

—☆☆☆—

شیر جان نے چھوٹے سے چھوٹا ثبوت جمع کیا اور سب کچھ واپس تھانے لے آیا۔

ثبوتوں کو دیکھ کر تھانے میں ہلچل مچ سی چکی تھی۔ سارا اسٹیشن ثبوتوں کی جانچ پڑتال کرنے میں مصروف ہو چکا تھا اور بہت سارے ثبوت ایک ہی شخص کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور وہ شخص تھا رضار حمت۔ ہر ریکارڈ میں، ہر فائل میں بار بار اسی کا نام آرہا تھا۔ اقع سی سی ٹی وی کی جانچ کی گئی تو اس میں اسکا بیٹا دکھائی دے رہا تھا یعنی باپ بیٹا دونوں ملوث تھے۔

شیر جان کو کسی نے آیان کی وائرل ویڈیو دکھائی تو وہ سمجھ گیا کہ کسی نے اس فیملی کا راز بہت طریقے سے سوچ سمجھ کر فاش کیا ہے۔ پہلے رضار حمت کے بیٹے کی ویڈیو وائرل کی گئی اور بعد میں اس کے خفیہ تہہ خانے کے متعلق ٹپ دی گئی۔

اسکے ذہن میں بہت سارے سوال تھے۔ جیسا کہ آیان اس وقت کہاں ہے۔ یہ سب دنیا کے سامنے لانے والا کون ہے۔ وہ عورت کون تھی اور وہاں قید کیوں تھی۔ تہہ خانے سے بر آمد ہونے والا مال کہاں سے آتا تھا اور کہاں جاتا تھا۔

اور اس سب میں اسے شاہینہ والا کیس بھی یاد تھا۔ سکندر کو تلاش کرتے کرتے وہ اتنے بڑے مجرموں تک پہنچ چکے تھے۔

یہ سب بہت اچانک ہوا تھا۔

—☆☆☆—

www.novelsclubb.com

رضار حمت کو گرفتار کر لیا گیا تھا اور اب انہیں تھانے میں لایا جارہا تھا۔ سارا میڈیا اور سوشل میڈیا کے نیوز رپورٹرز پولیس اسٹیشن کے باہر پہنچ چکے تھے۔

رضار حمت کو ہتھکڑیاں پہنائی جا چکی تھیں۔ جب انکو پولیس گاڑی سے نکالا گیا تو رپورٹرز انکی طرف لپکے اور مائیک انکے منہ کے قریب کر کے سوال کرنے لگے لیکن انکی زبان کو تالا لگ چکا تھا۔ شیر جان دروازے کے قریب کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔

پولیس اسٹیشن کے باہر کی صورتحال بہت سارے چینلز لائیو دکھا رہے تھے اور یہاں سے دور غیب گلی میں بھی کچھ لوگ سب کچھ لائیو دیکھ رہے تھے۔

کمیل نے موبائل کی سکرین کاشف اور آیان کی طرف کر رکھی تھی اور انہیں لائیو ویڈیو دکھا رہا تھا۔

آیان خاموشی سے اپنا ہاتھ رسی سے باہر نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اب ہمیں پولیس کو یہاں مدعو کرنا چاہیے۔" کمیل نے فون پیچھے کیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا کھیل ختم ہو چکا ہے۔" ساغر بولا۔

"مجھے جانے دو!" سکندر کی تڑپتی ہوئی آواز ماحول میں تحلیل ہو گئی۔

وہ ہوش میں آچکا تھا اور شور مچا رہا تھا۔

"چپ کرو۔" ساغر نے اس کے ماتھے پر پستول رکھتے ہوئے کہا۔ "ورنہ ایک سیکنڈ میں تمہارا کھیل ختم۔"

"میرا کھیل ختم کر دو۔" آیان بولا۔

کمیل نے حیرت سے اسے دیکھا۔ کیا اسکے کان درست سن رہے تھے۔

"مجھے مار دو۔" آیان بولا۔ "میری زندگی تم لوگ ختم کر چکے ہو۔ میری عزت اور میرا کام، بزنس سب تباہ ہو چکا ہے۔ اب باقی ہے تو میری جان، وہ بھی ختم کر دو۔"

"ہم نے کچھ ختم نہیں کیا۔ ہم نے تو صرف حقیقت کو دنیا کے سامنے لانے کا کام کیا ہے۔" ساغر بولا۔ "ہم تمہاری طرح ہوتے تو اسی پل گولی سے اڑا دیتے جس پل تم اس عمارت میں داخل ہوئے تھے۔"

"پیارے کزن تم اب صرف جیل جاؤ گے۔ اللہ کے پاس جانے کا ابھی وقت نہیں آیا۔" کمیل بولا۔

—☆☆☆—

ڈاکٹر کمرے سے باہر نکلا تو فلک اٹھ کر انکی طرف بڑھا۔

"کیسی ہیں وہ۔" فلک بولا۔ اسکے چہرے پر پریشانی تھی۔

www.novelsclubb.com

”وہ بہت کمزور ہیں۔انہیں کھانا کھلائیں اور پھر نرس انکو دوائیاں دے گی۔اسکے علاوہ وہ گہرے صدمے میں تو ہوسکے تو ان سے بات چیت کرنے کی کوشش کریں۔“

”شکریہ ڈاکٹر۔“

ڈاکٹر ایک طرف بڑھ گیا۔فلک نے دروازہ کھولا تو اسکی سماعت سے ایک جانی پہنچانی آواز ٹکرائی۔”انسپکٹر فلک۔“

اس نے مڑ کر آواز کی سمت دیکھا۔میرب ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑے کھڑی تھی۔وہ چلتے ہوئے فلک کے قریب آئی۔

”آپ یہاں۔۔۔“میرب اتنا بولی ہی تھی کہ اسکا جملہ دم توڑ گیا۔اسکے ہاتھ سے پانی کی بوتل چھوٹ کر زمین پر گری اور اچھل کر ایک طرف گری۔

اس کی نظر بیڈ پر لیٹی عورت پر پڑی تو وہ اپنی بات اُدھوری چھوڑ کر بیڈ کی طرف لپکی۔ "ماما۔۔۔" اسکی آواز میں کپکپاہٹ سی تھی۔

فلک حیران ہوا تھا۔ کیا یہ عورت اس لڑکی کی ماں تھی۔ فلک بھی اسکے پیچھے اندر آ گیا۔

"کیا آپ انہیں یہاں لائیں ہیں۔ کہاں سے ملی میری ماما آپ کو۔" میرب اپنی ماں کے قریب آ گئی تھی لیکن اسکی ماں سو رہی تھی۔

اس نے اپنی ماں کے ماتھے پر بکھرے بال ایک طرف کئے اور پھر ماں کے سینے لگ گئی۔ وہ رو رہی تھی۔ بے آواز آنسو بہہ رہے تھے۔ تبھی میرب کی ماں یعنی امارا کچی نیند سے بیدار ہوئیں۔ انہوں نے اپنی بیٹی کو دیکھتے ہی اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ وہ اپنی بیٹی کو یوں اچانک اپنے سامنے دیکھ کر خوش بھی ہو رہی تھیں اور دکھی تھی۔

"میری بچی۔"ان کی آواز میں درد تھا۔انکی آنکھوں میں آنسو تھے۔

انہوں نے میرب کو خود سے الگ کیا اور اسے غور سے دیکھا۔میرب بدل گئی تھی۔انہوں نے میرب کا ماتھا چوما اور دوبارہ سینے سے لگالیا۔

فلک ایک طرف خاموش کھڑا تھا۔میرب نے ایک نظر فلک کو دیکھ کر زیر لب شکریہ کہا۔فلک نے ہلکا سا سر ہلایا یوں جیسے اسے تسلی دے رہا ہو۔

کچھ منٹ بعد میرب اپنی ماں سے الگ ہوئی اور بولی۔"ماما آپ کہاں تھیں۔"

"انہیں ایک عمارت سے رسکیو کیا گیا ہے۔آپ کی ماں وہاں قید تھی۔"فلک بولا۔"ان کو وہاں کس نے قید کیا یہ ابھی کنفرم نہیں۔۔۔"

"وہ رضا تھا جس نے مجھے اغوا کیا تھا۔"امارا بولیں۔انکے لہجے میں یقین تھا۔

فلک نے ایک نظر میرب کو دیکھا اور بولا۔ ''میرب مجھے ابھی پولیس اسٹیشن جانا ہو گا لیکن میں جلد ہی آپ کی والدہ کے بیان لینے کے لئے آؤں گا۔'' وہ اتنا بول کر رکا پھر امارا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ ''اپنا خیال رکھیئے گا اور فکر مت کریئے گا ہم آپ کو انصاف ضرور دلائیں گے۔''

''ٹھیک ہے۔'' میرب بولی۔

فلک کمرے سے باہر نکل آیا۔

www.novelsclubb.com

جاری ہے